69915-کیا ہر رکعت میں دونوں سورتیں پڑھنی جائز ہیں ؟

سوال

کیا نمازی نماز باجماعت یا انفرادی نماز کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھ سکتا ہے ، یہ علم میں رکھیں کہ میں ہر رکعت سورۃ اخلاص پڑھنا پسند کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نمازی چاہے امام ہو یا مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد ایک یا دو سورتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن بعض اوقات امام کو اس کا جواز بیان کرنے کے لیے ایسا کرنا چاہیے ، لیکن وہ نمازیوں کو لمبی نماز نہ پڑھائے جیسا کہ فرضی اور نفلی نماز میں ایسا کرنا جائز ہے.

بہت سی نمازوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ فاتحہ کے بعد دو سورتوں کا پڑھنا ثابت ہے ، اور ان سورتوں کو نظائر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ، اس سلسلے میں کئی ایک احادیث ہیں :

عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بوائل سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا :

میں رات ایک ہی رکعت میں مفصل سورۃ کی تلاوت کی تو انہوں نے فرمایا :

یہ تو تیزی سے شعر پڑھنا ہے ؟ میں ان نظائر کو جانتا ہوں جن کو ملایا کرتے تھے ، انہوں نے سور مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا جن میں سے دو سورتیں ملا کر ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (743) صحیح مسلم حدیث نمبر (822).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے : ایک ہی رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا "

مفصل سورۃ ق سے لیکر سورۃ الناس تک ہیں.

الھذ : تیزی سے قرآت کرنا.

علقمہ اور اسود رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آ کر کہنے لگا : میں سور مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں ، تو انہوں نے جواب دیا :

کیا یہ شعر کی طرح تیزی اور ردی کھجور کی طرح نثر ہے ؟

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت ایک جیسی نظائر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے ، نجم اور الرحمن ایک رکعت میں ، اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت میں ، سورۃ الطور اور الذاریات ایک رکعت میں ، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ایک رکعت میں ، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ایک رکعت میں ، اور ویل للمطففین اور سورۃ عبس ایک رکعت میں سورۃ

الدثر اور المزمل ایک رکعت میں ھل اتی علی الانسان اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت میں، اور عم یتسالون، اور المرسلات ایک رکعت میں اور سورۃ الدخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1396) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الدقل : ردی کھجور کو کہتے ہیں.

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کی ایک رکعت میں سورۃ البقرۃ، النساء اور آل عمران پڑھی، جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے اور اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم حدیث نمبر (772) میں روایت کیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

انسان کے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد دو یا تین سورتیں پڑھنا جائز ہے، اور ایک سورۃ پر اقتصار کرنا بھی جائز ہے، یا پھر وہ ایک سورۃ کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتا ہے، یہ سب جائز ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے :

{چنانچہ تمہارے لیے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو} المزمل (20).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"پھر آپ کے لیے جو آسان ہو قرآن کی قرآت کرو"

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (13) سوال نمبر (500).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے

دیکھیں : صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (103-105) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس میں اس کے متعلقہ احادیث ذکر کے ان کی تخریج کی ہے، لھذا اس کا مطالعہ کریں.

دوم :

اور رہا مسئلہ ہر رکعت میں قرآت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھنا ایک صحابی سے ثابت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا جو کہ سوال کے اصل ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کی دلیل ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ایک شخص کو ایک پارٹی کا امیر بنا پر بھیجا اور وہ انہیں نماز پڑھانے میں قرآت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھ کر قرآت ختم کرتا، جب وہ واپس آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے ؟

چنانچہ انہوں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا : اس لیے کہ یہ اللہ ورحمن کی صفت ہے، اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اسے بتادو کہ اللہ تعالی بھی اس سے محبت کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6940) صحیح مسلم حدیث نمبر (813).

یہ حدیث اس فعل کے جواز کی دلیل ہے، رہا استحباب تو یہ مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر مداومت کی، اور سب سے بہترین طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے.

واللہ اعلم.